الصحیح من سیرة النبی الاعظم ﷺ

سید رمیز الحسن موسوی

قرآن کریم نے رسول اللہ ﷺ کو مسلمانوں کے لئے اُسوۂ حسنہ قرار دیا ہے جس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ مسلمانوں کے نزدیک ایک خاص مقام و منزلت رکھتے ہیں جو کائنات میں اور کسی کو حاصل نہیں ہے۔اسی مقام و منزلت کا تقاضا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کا گوشہ گوشہ مسلمانوں کی زندگی کے لئے نمونۂ عمل ہے اور ہر سچا مسلمان آپؐ کی سیرت کے معمولی سے معمولی حصے کو بھی خصوصی اہمیت دیتا ہے۔اسی سبب سے آپؐ کی حیات مبارکہ کے دوران بھی اور آپؐ کے اس جہان فانی سے رحلت فرما جانے کے بعد بھی آپ کی زندگانی مبارک کے جزئی ترین واقعات تک کو قلم بند کرنے کی سعی کی گئی ہے اور سیرت النبی ﷺ مسلمان محققین اور اہل قلم کے لئے ایک خاص مضمون کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔لہٰذا آپؐ کی حیات مبارکہ کے بارے میں دنیا کی ہر زندہ زبان میں بے شمار کتب تالیف ہو چکی ہیں خصوصاً عربی، فارسی اور اُردو زبان میں سیرت النبیؐ سے متعلق ایک خاصا ادب موجود ہے جو ان زبانوں کا قیمتی ترین علمی و ادبی سرمایہ شمار ہوتا ہے۔

لیکن سیرت النبیؐ کے موضوع پر اس کثرت تالیف اور تصنیف کے باوجود ایک تشنگی محسوس ہوتی ہے جسکا بڑا سبب ان کتابوں میں غیر تحقیقی مواد ہے جو نہ تو قرآنی نصوص سے ہم آہنگ ہے اور نہ عقلی استدلال اسے قبولیت کی سند عطا کرتا ہے۔اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ سیرت کے بارے میں ہر کتاب ایک خاص مذہبی رجحان کی عکاسی کرتی ہے اور صدر اسلام میں ایک خاص زمانے میں وقتی سیاست کے تحت حدیث نگاری کی ممانعت کی وجہ سے بہت سی صحیح روایات ضبط تحریر میں نہیں آسکی تھیں اور پھر مسلمان حکمرانوں کی ایک خاص سیاست کے تحت حدیث نگاری کا طوفان آجاتا ہے اور سرکاری سرپرستی میں وضع حدیث کا بازار گرم ہو جانے کی وجہ سے جہاں دوسرے اسلامی علوم و معارف تحریف شدہ روایات کا نشانہ بن جاتے ہیں وہاں سیرت النبیؐ کا موضوع بھی اس آفت سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔چونکہ سیرت اور

تاریخ اسلام کا سب سے بڑا منبع یہی روایات اور احادیث ہیں جو منابع اولیہ میں نقل ہوئی ہیں اور اُن میں تحریف شدہ مواد کی فراوانی بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں لہذا سیرت النبی ﷺ پر لکھے جانے والی ہر وہ کتاب جو تحقیق و عقلی استدلال اور قرآنی آیات کے ساتھ ہم آہنگی کے بغیر لکھی گئی ہے، اس آفت سے محفوظ نہیں رہ سکی۔ اس لحاظ سے ''صحیح روایات سے ماخوذ صحیح سیرت نگاری'' کی اہمیت کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔ عقل و درایت اور قرآن و سنت صحیح کے مطابق لکھی جانے والے ہر کتاب، اُن ہزاروں کتب میں ایک درخشان ستارے کی حیثیت رکھتی ہے جو بغیر کسی تحقیق اور عقل و درایت کے اصولوں کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ انہی چند کتابوں میں عصر حاضر کی ایک تحقیقی کتاب '' **الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم**'' ہے کہ جو ابتدائی چند جلدیں منظر عام پر آنے کے بعد اہل علم اور محققین کی توجہ کا مرکز بن گئی ہے۔

مئولف کتاب

اس کتاب کے مئولف سید جعفر مرتضیٰ عاملی ہیں جنکا شمار ممتاز شیعہ محققین اور اہل قلم میں ہوتا ہے۔ سید جعفر مرتضیٰ عاملی، ۲۵ صفر ۱۳۶۴ھ میں لبنان کے علاقے جبل عامل میں پیدا ہوئے۔ اُنہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد وہ اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے ۱۳۸۲ھ میں نجف اشرف چلے گئے اور وہاں کے علمائے دین اور مراجع تقلید سے چھ سال تک بہرہ مند ہونے کے بعد ۱۳۸۸ھ میں وہ حوزہ علمیہ قم منتقل ہوجاتے ہیں اور یہاں تقریباً بیس سال سے بھی زیادہ عرصے تک تحصیل علم اور تحقیق و تالیف میں مشغول رہتے ہیں۔ علامہ جعفر مرتضیٰ اُن لبنانی طلاب میں سے ہیں کہ جو سب سے پہلے حوزہ علمیہ قم میں داخل ہوئے ہیں۔ اس دوران وہ تحصیل علم اور تدریس و تحقیق کے علاوہ قم میں مقیم لبنانی طلاب کی سرپرستی بھی کرتے رہے ہیں۔ آخر کار وہ ۱۴۱۳ھ میں لبنان واپس چلے جاتے ہیں

علامہ عاملی کا شمار سب سے زیادہ کتب تالیف کرنے والے علماء کی فہرست میں ہوتا ہے، اُنہوں نے زیادہ تر کام تاریخ اسلام میں کیا ہے اُن کی بہت سی تحقیقی تالیفات ہیں جن میں سے چند نمایاں نام یہ ہیں:

۱. اکذوبتان حول الشریف الرضی .	۲. اعرف الکتب المحرفۃ
۳. حدیث الافک	۴. الحیاۃ السیاسیۃ للامام الجواد (ع)
۵. الحیاۃ السیاسیۃ للامام الحسن (ع)	۶. الحیاۃ السیاسیۃ للامام الرضا (ع)
۷. ماساۃ الزھراء	۸. دراسات وبحوث فی التاریخ والاسلام
۹. زواج المتعۃ	۱۰. سنابل المجد
۱۱. السوق فی ظل الدولۃ الاسلامیۃ	۱۲. کربلا فوق الشبھات

جعفر مرتضیٰ عاملی کی ایک کتاب ''ابوذر؛ مسلمان یا سوشلسٹ'' بھی بہت مشہور ہوئی تھی۔ ان سب کتابوں میں سب سے زیادہ شہرت اُنکی کتاب '' **الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم**ؐ '' کو حاصل ہوئی ہے چونکہ یہ کتاب سیرت نگاری

میں عقلی اور قرآنی اسلوب اور درایت وتحقیق کے اصولوں کی پابندی کرنے کی وجہ سے منفرد سمجھی جاتی ہے اور اس کتاب نے علمی دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کی ہے۔

کتاب کی اشاعت

اس کتاب کی ۹ جلدیں پہلے شائع ہوئی تھیں اور اب اس کی جدید اشاعت ۳۵ جلدوں ہوئی ہے، جن کو دارالحدیث قم نے شائع کیا ہے۔ کتاب'' **الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم** ؐ'' سیرت نگاری میں مفصل ترین تالیف ہے کہ جسے ایک شیعہ عالم نے لکھا ہے اور اپنی تحقیقات کے ذریعے سیرت نگاری میں ایک اہم اضافہ کیا ہے۔

مطالب کتاب

'' **الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم** ؐ'' کی پہلی جلد تاریخ اسلام کے بارے میں تمہیدی مباحث پر مشتمل ہے جس میں تدوین کتاب کے اسلوب اور طریقہ تحقیق کی وضاحت کی گئی ہے۔ مؤلف نے جلد اول میں اموی اور عباسی حکمرانوں کی سنت رسول ؐ کی مخالفانہ سیاست کی وضاحت کی ہے اور سنت رسول ؐ کی تحریف کرنے کے سلسلے میں اُن کی بعض کوششوں کو ذکر کیا ہے۔ سید جعفر مرتضٰی عاملی اس جلد میں صدر اسلام کے حقائق کو چھپانے اور اُن کی تحریف کرنے کی وجہ سے تاریخ نگاری پر جو غیر معمولی اثرات مرتب ہوئے ہیں، کو خصوصی طور پر ذکر کرتے ہیں، اُن کی نظر میں تدوین حدیث کی ممانعت، یہودیوں اور اہل کتاب کی تعلیمات کا اسلامی تعلیمات کے اندر داخل ہونا، عدالت صحابہ کے نظریئے کی ترویج، شیعہ راویوں کی روایات کو نظر انداز کرنا اور بعض اہل سنت بزرگوں کے لئے فضیلت تراشی کرنا؛ وہ علل واسباب ہیں کہ جو صحیح سیرت النبی ؐ کی تدوین کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔

'' **الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم** ؐ'' کی دوسری جلد تاریخ اسلام کے ابتدائی واقعات سے شروع ہوتی ہے جس میں جزیرۃ العرب کی توصیف، تاریخ کعبہ، قریش کا مقام ومنزلت، رسول اللہ ﷺ کا بچپن، رسول اللہ ﷺ کے سینہ چاک کرنے کی داستان کا تحلیل وتجزیہ، رسول اللہ ﷺ کے شام کی طرف پہلے سفر کی روداد، رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور بعض صحابہ کے ایمان لانے کے واقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

تیسری جلد معراج، حبشہ کی طرف ہجرت، شعب ابی طالب، طائف کی طرف ہجرت، انصار کی بیعت اور مدینہ کی طرف آپ ﷺ کی ہجرت جیسے موضوعات پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں بھی مؤلف نے جگہ جگہ اُن روایات پر نقد ونظر کیا ہے کہ جو بعض افراد اور قبائل کے مفاد میں وضع کی گئی ہیں اور یہ وہ چیز ہے جو پہلی صدی ہجری میں حاکم سیاست خصوصاً اُموی دور حکومت کی خصوصیت شمار ہوتی ہے۔

چوتھی جلد مدینہ کی طرف پیغمبر اکرم ﷺ کی ہجرت سے لیکر بدر سے پہلے کے غزوات تک کو شامل ہے۔ اس جلد میں سہو النبی ؐ جیسے کلامی موضوعات کے بارے میں مؤلف کا نظریہ نیز بعض اسلامی احکام کے دفاع کے بارے میں اُن کا خصوصی رجحان بہت واضح ہے۔ اسی طرح اسلام میں فلسفہ جہاد کے بارے میں بحث بھی تفصیل کے ساتھ آئی ہے اور

اسی کے ضمن میں پہلی اسلامی حکومت کی تشکیل کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کے اقدامات کا بھی تذکرہ ہوا ہے۔

پانچویں جلد میں سیرت سے متعلق تاریخی واقعات، یعنی؛ جنگ بدر سے لیکر اُحد تک کے واقعات کے بارے میں تحقیق کی گئی ہے۔اس جلد میں جنگ بدر کے تمام واقعات تفصیل کے ساتھ ذکر ہوئے ہیں، جن میں سند روایات میں جو تناقضات پائے جاتے ہیں اُن کی تحقیق بہت اہم ہے۔اس موضوع پر لکھی جانے والی کتب میں کسی کتاب نے اس تفصیل کے ساتھ ان مباحث کو ذکر نہیں کیا ہے۔

چھٹی جلد میں مئولف نے تفصیل کے ساتھ جنگ اُحد اور مدینہ کے یہودیوں سے متعلق بعض واقعات کا تذکرہ کیا ہے جن میں اُن مشکلات کو بھی ذکر کیا ہے جو اس گروہ نے جدید اسلامی حکومت کے لئے ایجاد کر رکھی تھیں۔

ساتویں جلد میں واقعۂ ''رجیع'' اور ''بئر معونہ'' کو خاص طور پر پیش کیا گیا ہے اور اسی کے ضمن میں ہجرت کے چوتھے سال کے بعض جزئی واقعات بھی ذکر ہوئے ہیں۔

آٹھویں جلد غزوۂ بنی نضیر اور جنگ احزاب (خندق) سے پہلے کے واقعات کے بارے میں ہے۔

نویں جلد مکمل طور پر جنگ احزاب (خندق) کے واقعات پر مشتمل ہے۔

دسویں جلد میں کتاب کی فہرستیں پیش کی گئی ہیں۔جبکہ گیارہویں جلد غزوۂ بنی قریظہ اور غزوۂ مریسیع کے واقعات پر مشتمل ہے۔باقی جلدوں کی تالیف کا کام ابھی تک جاری تھا، لیکن حال ہی میں اسکی جدید اشاعت ۳۵ جلدوں میں ہوئی ہے جو فی الحال ہماری دسترس میں نہیں ہے۔

خصوصیات کتاب

''**الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم**ؐ'' کی خصوصیات میں سے ایک اہم ترین خصوصیت اس کتاب میں نقل ہونے والی تاریخی روایات کو کلامی اعتقادات کے معیار پر پرکھنا ہے۔سید مرتضیٰ جعفر عاملی نے ہر تاریخی واقعے کو اعتقادی اور کلامی معیار پر پرکھا ہے اور جو چیز قرآن اور عقل کی روشنی میں اسلامی اعتقادات کے خلاف تھی اسے جرح و تعدیل اور نقد و نظر کر کے دلیل و برہان کے ساتھ رد کیا ہے۔مئولف جب کلامی عقائد اور تاریخی واقعات کے درمیان تعارض دیکھتے ہیں تو جو چیز قطعی و یقینی نظر آتی ہے اور مستحکم حقائق کی عکاسی کرتی ہے اُسے منقولہ روایت پر ترجیح دیتے ہیں۔اس سلسلے میں وہ کہتے ہیں:

''مسلمہ کلامی مسائل اور جو چیزیں ہمارے مسلمہ یقینی عقائد کی حکایت کرتی ہیں، وہ صحیح اور غلط کی پہچان میں بنیادی و حتمی کردار ادا کرتی ہیں، لہٰذا ہم ان یقینی اعتقادات کے ساتھ تعارض کرنے والی روایت کو قبول نہیں کر سکتے اور یہ چیز ہم چاہیں یا نہ چاہیں خود بخود پیش آجاتی ہے''۔

اسی بنیاد پر وہ بعض اُن تاریخی منقولات کو رد کر دیتے ہیں جو مسلمہ دینی اعتقادات کے ساتھ تعارض رکھتی ہیں۔انہی معیارات میں سے ایک معیار کہ جس سے مئولف محترم نے بہت سی تاریخی روایات کی تحقیق میں استفادہ کیا ہے،

عصمت انبیاء کی کسوٹی ہے۔مثلاً پیغمبر اکرم ﷺ کے بچپن کے زمانے کے بارے میں بعض روایات اس کسوٹی کی بنا پر مئولف کی جانب سے رد کردی جاتی ہیں کہ 'انه كان معصوماً عما يستقبح قبل البعثة و بعد ها ''۔

اسی طرح بعض مسائل کہ جو اہل سنت کی بعض روایات میں پیغمبر اکرم ﷺ کے ساتھ منسوب کئے گئے ہیں، مئولف کی طرف سے اسی کسوٹی کی بنا پر رد کر دیئے جاتے ہیں، مثلاً: اہل مدینہ کا گانا بجھانا اور پیغمبر اکرم ﷺ کا اسے سننا۔اُن لوگوں پر لعن کرنا کہ جو لعن کے مستحق نہیں تھے۔، پیغمبر اکرم ﷺ کا اپنی زوجہ محترمہ کے ہمراہ، حبشیوں کے رقص کو دیکھنا۔

اسلوب تالیف

اپنی اس گرانقدر تالیف کے اسلوب کے بارے میں خود سید جعفر مرتضی اعاملی لکھتے ہیں:

''اکثر و بیشتر، بنیادی طور پر، ہم نے اپنی اس کتاب میں قدماء کی تالیفات کو پیش نظر رکھا ہے اور ان کی جانب رجوع کیا ہے۔ہم عصر مئولفین کی کتابوں کی جانب کم رجوع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے زیادہ تر کتابیں صرف مطالب وابواب کی ترتیب میں فرق کے ساتھ عموماً اسلاف کے مطالب کا تکرار ہیں اور پھر اسلاف کے مطالب ہی کی توجیہ اور اس پر گفتگو کی گئی ہے۔انہوں نے اپنی تمام کوششوں کو اس بات میں صرف کیا ہے کہ حسین عبارتوں اور پُر کشش کلمات کے ذریعے اسلاف کے لکھے ہوئے مطالب کی تائید اور اسی پر تاکید کی جائے اور ان مطالب کے صحیح یا غلط ہونے کے بارے میں انہوں نے کوئی غور وفکر نہیں کیا اور اس سلسلے میں کسی قسم کی کوئی تحقیق انجام نہیں دی۔۔۔چاہے یہ مطالب جتنے بھی آپس میں متضاد ومتناقص ہوں پھر بھی ان سب کو جمع کرنا ضروری سمجھا ہے اور اس کے لئے ایسی توجیہات تراشی ہیں کہ جن کو عقل سلیم تسلیم نہیں کرتی اور نہ ہی انسان کا ضمیر اسے قبول کرتا ہے''۔پھر وہ اپنی کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اس کتاب میں ہماری کوشش رہی ہے کہ ان تمام مطالب کے صحیح یا غلط ہونے کے بارے میں تحقیق کریں جن کے تاریخ اسلام اور سیرت نبوی ؐ ہونے کا دعوی کیا گیا ہے،لیکن یہ تحقیق ہماری اس مختصر تصنیف کے مطابق کی گئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ بقدر امکان قارئین کو اس تاریخی دور کے حقائق سے تقریباً نزدیک کر دیا جائے جو انتہائی نازک وحساس واقعات سے پُر نظر آتا ہے۔یہ وہ دور ہے جو بنیادی طور پر ہمیشہ اہل دنیا، نفس پرست ومنفعت طلب افراد اور متعصب لوگوں کی نظر میں بڑی اہمیت کا حامل رہا ہے''۔

روایات کے قبول اور رد کرنے کے معیار کے بارے میں وہ لکھتے ہیں: ''ہم نے اسلام کے بنیادی اصولوں، قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ کے اخلاق حسنہ اور آپ ﷺ کی شخصیت سے کچھ ایسے اصولوں کو حاصل کیا ہے جو روایات کے قبول اور رد کرنے کا معیار ہیں اور انہی کے ذریعے نقل کی جانے والی اکثر روایات کی حیثیت واضح ہو جاتی ہے کہ یہ کس قدر ان مسلّم اور بنیادی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ ہیں اور یہی وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے تمام شخصیات کی

سیرت، ان کے اخلاق، ان کے نظریات اور ان کے مئوقف کو سمجھا جا سکتا ہے"۔

یہ کتاب اپنی تمام تر خوبیوں کے باوجود ایک نقص بھی رکھتی ہے اور وہ یہ کہ مئولف محترم نے عصر پیغمبر ﷺ کے واقعات کو یکساں انداز میں پیش نہیں کیا چونکہ اُنہوں نے بعض واقعات کو خصوصی توجہ دی ہے اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ بعض واقعات پر کئی صفحات صرف ہوئے ہیں لیکن بعض واقعات کو سرسری نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔

کتاب کے منابع

سید جعفر مرتضیٰ عاملی نے "**الصحیح من سیرة النبی الاعظم**ؐ" کی تالیف میں مختلف تاریخی، کلامی، تفسیری کتابوں سے استفادہ کیا ہے جن میں اہل سنت کی کتابیں بھی شامل ہیں اور اہل تشیع کی بھی، اگر چہ اُن کے اکثر منابع اہل سنت ہی کی کتابیں ہیں لیکن اعتقادی وتفسیری ابحاث میں اُنہوں نے شیعہ کتب سے بھی بھر پور استفادہ کیا ہے۔ وہ اپنی کتاب کے منابع کے حوالے سے لکھتے ہیں: "ہم نے اپنی کتاب میں جتنے کم سے کم حوالوں، شواہد، دلائل اور ان کے منابع کی ضرورت تھی اسی پر اکتفا کیا ہے اگر چہ کتاب کے مطالب وحقائق کی تائید اور ان پر تاکید کے لئے اور بھی زیادہ حوالوں اور شواہد کا اضافہ کیا جا سکتا تھا"۔

اُردو اور فارسی ترجمے

اس کتاب کے فارسی اور اُردو میں بھی تراجم ہو چکے ہیں۔ فارسی میں اس کے دو ترجمے ہوئے ہیں۔ فارسی میں ایک ترجمہ ڈاکٹر محمد سپھری نے کیا ہے جو ۱۰ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ اُردو میں اس کتاب کی پہلی دو جلدوں کا ترجمہ قم میں ہوا تھا جسے اب جدید تصحیح کے ساتھ معارف اسلام پبلشرز، قم نے شائع کیا ہے۔

....

منابع

(اس مقالے کی تیاری میں ان منابع سے استفادہ کیا گیا ہے)

۱۔ آئینہ پژوھش، سال اول، شمارہ ۵، ص ۶۴، دفتر تبلیغات اسلامی، قم

۲۔ عاملی جعفر مرتضیٰ، "**الصحیح من سیرة النبی الاعظم**ؐ" دار الہادی ودار السیرۃ، طبع چہارم، ۱۹۹۵ء

۳۔ عاملی جعفر مرتضیٰ، "**الصحیح من سیرة النبی الاعظم**ؐ" اُردو ترجمہ، ج ۲، معارف اسلام پبلشرز ۱۴۲۵ھ قم

۴۔ ماہنامہ موعود، شمارہ ۶۶، تہران

☆☆☆☆☆